تاریخ تعزیہ و ماتم پر ایک نظر

تحریر:- شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم۔ گوجرانوالہ

ماتم کی ابتداء

سب سے پہلے تعزیہ و ماتم کی ابتداء بقول شیعہ 'یزید نے کی۔ چنانچہ ملا باقر مجلسی نے لکھاہے:

"جب مستورات اہل بیت یزید کے گھر داخل ہوئیں تو آل ابی سفیان کی عورتوں نے اپنے زیور اتار دیئے اور ماتمی لباس پہن کر رونے پیٹنے لگیں اور تین دن تک ماتم حسینؓ کیا۔ ہند دختر عبداللہ بن عامر جو اس وقت یزید کی بیوی تھی اور اس سے قبل حضرت حسینؓ کی بیوی تھی اس نے پردے کا خیال نہ کیا گھر سے نکل کر یزید ملعون کی مجلس میں آئی جب کہ یزید کے پاس کافی لوگ تھے۔ آکر کہا کہ اے یزید سر مبارک پسر فاطمہ کا میرے دروازے پر لٹکا دیا ہے۔ یزید نے جلدی سے کپڑا اس کے سر پر ڈال کر کہا گھر چلی جا اور جاکر رسول ﷺ کے فرزند حسین رضی اللہ عنہ اور قریش کے بزرگ پر رو اور پیٹ اس لئے ابن زیاد لعین نے جناب حسینؓ کے بارے میں جلدی سے کام لیا ہے ورنہ میں حسین رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی نہ تھا۔ (جلاء العیون اصل فارسی میں ہے ص ۴۴۵' بحارالانوار ۴۵' جلد ۴)

یزید نے بھی ماتم کیا

چوں یزید اں خواب راشنید طمانچہ بر روئے خود زد و گریست و گفت مرا با قتل حسین رضی اللہ عنہ بود۔ (جلاء العیون ص ۴۴۷)

یزید نے حضرت سکینہ کا خواب سنا تو اپنے منہ پر طمانچہ مارا اور رونے لگا اور کہا کہ مجھے حسینؓ کے قتل سے کوئی سروکار نہ تھا۔

کوفیوں کا ماتم

ماتم کرنا قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کا کام ہے۔ ماتم کی ابتداء سب سے پہلے کوفہ میں قاتلان حسین نے کی اور انہوں نے ہی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دعوت دی تھی اور بعد ازاں یزید کی بیوی نے ماتم کیا۔ (خلاصۃ المصائب ص ۳۲۴' جلاء العیون ۲۱۳)

حضرت زین العابدین کا قول

علی بن حسین رضی اللہ عنہ زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ عورتوں کے ساتھ کربلا سے واپس آئے تو وہ بیمار تھے۔ اہل کوفہ کی عورتوں کو دیکھا وہ اپنے گریبان چاک کر رہی تھیں اور ماتم کر رہی تھیں اور ان کے مرد بھی ان کے ساتھ روتے تھے' زین العابدینؒ نے آہستہ آواز میں کہا کیونکہ ہماری بیماری نے ان کو کمزور کر دیا تھا۔ فرمایا یہ لوگ ہم پر روتے ہیں پیٹتے ہیں لیکن ان کے سوا ہم کو قتل کس نے کیا۔ (جلاء العیون فارسی ص ۴۲۴' منتہی الامال ص ۴۱۰)

حضرت سیدہ زینب کا فرمان

اے اہل کوفہ 'اے اہل مکر و حیلہ! تم نے اپنے لئے آخرت میں بہت برا توشہ و ذخیرہ بھیجا ہے اور اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے دوزخ کے لائق بنا لیا ہے۔ تم ہم پر روتے پیٹتے ہو حالانکہ تم نے خود ہی ہم کو قتل کیا ہے۔ حقیقت ہے خدا کی قسم کہ تم بہت زیادہ روؤ گے اور بہت کم ہنسو گے۔ (احتجاج طبرسی ص ۳۰۴' جلاء العیون ص ۴۲۴)

حضرت ام کلثوم کا ارشاد

حضرت ام کلثوم نے کجاوے سے سر مبارک باہر نکال کر کہا خاموش ہو جاؤ اے کوفیو! تمہارے مردوں نے ہم کو قتل کیا ہے اور تمہاری عورتیں ہم پر روتی پیٹتی ہیں قیامت کے دن ہمارے اور تمہارے درمیان خدا فیصلہ کرے گا۔ (اخبار ماتم ص ۸۱۸' جلاء العیون ص ۴۲۶)

مختار ثقفی کا ماتم

یزید کے بعد دوسرا شخص مختار ثقفی ہے جس نے کوفہ میں سب سے پہلے ماتم عاشوراء محرم کے لئے رسم بد کی بنیاد رکھی اور بنام تابوت سکینہ جناب امیر کی کرسی کی پرستش شروع کی حالانکہ یہ کرسی امیر جناب کی نہ تھی بلکہ طفیل بن جعدہ روغن فروش کی دوکان سے اٹھالایا تھا' کرسی پرانی تھی اس پر مختار نے ریشمی غلاف چڑھا کر خوب آراستہ کیا اور ظاہر کیا کہ یہ حضرت کے توشہ خانہ سے ملی ہے۔ جب کسی دشمن سے جنگ کرتا تو اس کو صف اول میں رکھ کر کہتا۔ بڑھو' قتل کرو فتح و نصرت تمہارے ساتھ ہے۔ یہ تابوت سکینہ تمہارے درمیان مثل تابوت بنی اسرائیل ہے اسمیں اطمینان و سکون ہے اور فرشتے تمہاری مدد کیلئے نازل ہوں گے۔؟ (ہدیہ مجیدیہ ترجمہ اثناء عشریہ ص ۱۲)

معز الدولہ کا ماتم

تیسرا شخص معز الدولہ شیعہ ہے جس نے بغداد میں بزور حکومت عاشوراء محرم میں رسم ماتم کو جاری کیا۔

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ۳۵۲ھ یوم عاشورہ (دسویں محرم) کو بغرض اظہار غم حسینؓ معز الدولہ نے حکم دیا سب دکانیں بند کر دی جائیں۔ خرید و فروخت نہ کی جائے۔ باشندگان سب ماتمی لباس پہنیں' اعلانیہ نوحہ و بین کریں۔ عورتیں کھلے بالوں اور چہرے اپنے سیاہ کر کے نکلیں۔ اس طرح کہ ماتم حسین پر اپنے کپڑے پھاڑ ڈالو اور رخساروں کو طمانچوں سے لال کرو۔ (تاریخ ابن خلدون ص ۳۷۲ جلد ۸)

جسٹس امیر علی شیعہ لکھتا ہے:

''معز الدولہ نے جو مسلکاً شیعہ تھا حادثہ کربلا کی یادگار کے طور پر دسویں محرم ''ماتم حسین'' مقرر کیا تھا۔ (سپرٹ آف اسلام)

''تلخیص مرقع کربلا'' کا شیعہ مصنف لکھتا ہے ''معز الدولہ پہلا حاکم مذہب شیعہ کا تھا جس نے یوم عاشورہ بازار بند کئے' نان بائیوں کو کھانا پکانے سے منع کیا۔ حکم دیا کہ عورتیں سر کھول کر راستوں میں نکلیں ماتم حسین کریں۔ (اسپرٹ آف اسلام)

شیعہ مورخ شاکر حسین نقوی لکھتا ہے:

''سلطنت بغداد کے ضعف پر دیلمی خاندان بویہ کو عروج ہوا تو ۳۵۲ھ میں معز الدولہ دیلمی کے حکم سے بغداد میں حسین مظلوم کا اعلانیہ ماتم ہوا اور یہ پہلا موقع تھا کہ اس طرح بہ تغیر نوعیت آزادانہ مجلس منعقد ہوئی۔ یہ رسم بد بغداد میں کئی سال جاری رہی۔

معز الدولہ کا نسب نامہ

علاقہ طبرستان کے ایک ایرانی شیعہ بویہ نامی شخص کے تین بیٹے تھے:

۱۔ احمد' لقب معز الدولہ

۲۔ علی' لقب عماد الدولہ

۳۔ حسن' لقب رکن الدولہ

معز الدولہ کی پشت پناہی سے بغداد میں شیعہ کو فروغ حاصل ہوا۔ (البدایہ والنہایہ)

ہندوستان میں تعزیہ کی ابتداء

ہندوستان میں بادشاہ تیمور لنگ کے زمانہ میں اس کی ابتدا ہوئی بادشاہ کے وزیر' امیر نیز بیگمات اور اہل لشکر شیعہ تھے۔

ہندوستان میں قیام' انتظام سلطنت اور جنگ کے باعث وہ ہر سال کربلا نہیں جا سکتے تھے۔ یہ شکایت بادشاہ سے کی گئی کہ ہر سال کربلا جانا مشکل ہے۔ امیر تیمور لنگ نے کربلا سے روضہ کربلا کی نقل حاصل کی تاکہ یہاں کے شیعہ اس شبیہ کے ذریعہ زیارت کربلا کا ثواب حاصل کر سکیں۔

چنانچہ یہی ہوا کہ کربلا کی بجائے اس کی شبیہ کی زیارت ہونے لگی جس نے کم و بیش یہ صورت اختیار کر لی جو کہ اب مروج ہے۔ جاہل و بے علم لوگ اس تعزیہ کے ساتھ وہ برتاؤ کرتے ہیں جو حد شرک کو پہنچ جاتا ہے۔

تعزیہ جس طرح ہندوستان میں ہوتے ہیں کہیں بھی نہیں ہوتے' یہاں تک کہ ایران جو شیعوں کا خاص گھر ہے وہاں بھی اس کا رواج نہیں۔ (مجاہد اعظم ص ۳۲۳)

مولف لکھتا ہے کہ ایک افسوس ناک بات یہ بھی کہ تعزیوں کی زیارت کے بہانے مرد اور عورت راتوں کو جا بجا پڑے پھرتے ہیں' جوان مرد اور عورت ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں' بدن سے بدن' کندھے سے کندھے رگڑتے جاتے ہیں' نامحرموں کی نظر عورتوں پر پڑتی ہے' آپس میں تاک جھانک کا موقع ملتا ہے۔ خصوصاً تعزیے کے پاس جہاں روشنی زیادہ ہوتی ہے۔ آنکھ' ناک اور بدن کی خوبصورتی اور بدصورتی اچھی طرح نظر آتی ہے۔ بعض غیرت والے مرد اپنی عورتوں کو خود ہی ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ (مجاہد اعظم)

ان تاریخی حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ماتم و تعزیہ کربلا کے تقریباً تین سو سال بعد

ایجاد ہوا اور اس کو ایک بادشاہ نے ایجاد کیا، جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت عظام سے بھی قطعاً ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو بدعات محرم اور فضول رسموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

تعزیہ وماتم کے بارے میں علماء کرام کے فتوے

شاہ عبدالحق محدث دہلوی کا فتویٰ

اہل سنت کا دستور یہ ہونا چاہئے کہ روز عاشورہ کو فرقہ رافضیہ کی نکالی ہوئی بدعتوں مثلاً مرثیہ، ماتم اور نوحہ وغیرہ سے اجتناب کیا جائے۔ کیونکہ یہ کام مومنوں کی شان کے لائق نہیں، ورنہ غم والم کا سب سے زیادہ حق دار تو خود پیغمبر ﷺ کی یوم وفات تھا۔ (شرح سفر السعادات)

پیر عبدالقادر جیلانیؒ کا ارشاد

ولو جاز ان يتخذ يوم موته يوم مصيبة لكان يوم الاثنين اولى بذالک اذقبض الله تعالىٰ نبيه محمدا صلى الله عليه وسلم و كذلک ابو بكر الصديق قبض فيه۔ (غنية الطالبين)

اور اگر یوم وفات حسینؓ کو یوم ماتم قرار دینا جائز ہوتا تو اس سے کہیں زیادہ حقدار تو دوشنبہ (سوموار) کا دن ہے کہ اس روز اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی روح کو قبض کیا اور اس دن ابوبکر صدیقؓ کی وفات ہوئی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا فتویٰ

عاشورہ کے دن ماتم ونوحہ کی بدعت جو منہ پر طمانچہ مارنا، واویلہ کرنا، رونے دھونے وغیرہ سے منائی جاتی ہے سلف کی بدگوئی اور لعنت وملامت حتیٰ کہ سابقون الاولون کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ حضرت حسینؓ کے واقعہ کے بیان میں بہت زیادہ جھوٹ ہوتا ہے۔ جس کسی نے اس رسم کو جاری کیا اس کا مقصد امت میں فتنہ و تفرقہ کا باب کھولنا ہے۔ (منہاج السنہ ص ۲۴۸، جلد نمبر ۲)

مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

ذکر شہادت ایام عشرہ محرم میں کرنا بمشابہت روافض منع ہے اور ماتم و نوحہ کرنا "في الحديث نهى عن المراثي" اور خلاف روایات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہے۔ تقسیم صدقات تخصیص ان ایام میں کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو یہ بدعت ضلالہ ہے، علیٰ ہذا، تخصیص کسی طعام کی کسی یوم کے ساتھ کرنا لغو ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو مکروہ اور سید کو حرام ہے۔ اس پر طعن کرنا فسق ہے۔ فقط واللہ اعلم۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۴، ۴۵ جلد ۱)

مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ

شہادت نامے نثر ہوں یا نظم جو آج کل رائج ہیں اکثر روایات باطلہ اور بے سروپا سے مطلقاً حرام وناجائز ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ بیان ایسی خرافات کو متضمن ہو جن سے عوام کے عقائد میں تزلزل واقع ہو۔ تو پھر اور بھی زہر قاتل ہے، ایسے وجوہ پر نظر فرما کر امام غزالی" وغیرہ ائمہ نے حکم فرمایا کہ شہادت نامے پڑھنا حرام ہے۔ محرم کی مجلسوں میں جانا مرثیہ سننا حرام ہے۔ نیز محرم میں سیاہ وسبز کپڑے پہننا علامات سوگ حرام ہے۔ (احکام شریعت ص ۷۱ جلد ۱، رسالہ تعزیہ داری)

خلفاء راشدینؓ کے متعلق مہاتما گاندھی جی کے تاثرات

آنجہانی گاندھی جی نے ہریجن مورخہ 27 جولائی 37ء کو مندرجہ ذیل الفاظ میں خلفاء راشدین کی سادہ زندگی کی تعریف و تحسین فرمائی تھی۔ ہریجن میں انکے انگریزی کلمات ملاحظہ ہوں۔

Simplicty is not the monopoly of Congressistesi I am not going to slmention the names of Rama and Krishna becouse they were not historical personalitics I am compelled to mention the names of Abubakar and Umar thoug they were Masters of a veret empire yet they bined the life of pourse. (Harigan. dt. 27-7-37)

یعنی سادگی کانگریس کی اجارہ داری نہیں۔ میں رام اور کرشن کا حوالہ بھی اس سلسلہ میں پیش نہ کروں گا کیونکہ ان کی شخصیتیں ما قبل تاریخ کی ہیں۔ البتہ میں اس ضمن میں ابوبکرؓ و عمرؓ کا نام لینے پر مجبور ہوں کہ باوجود ایک وسیع مملک کے حاکم ہونے کے ان لوگوں نے انتہائی فقیرانہ زندگی بسر کی۔ (ماخوذ از صدیق جدید ص ۸ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۶۰ء)